KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(ب) میں کانگرس کے جلسوں میں ذوق وشوق سے شریک ہوتا تھا۔ (درست)

(ج) میرے بھتیجے نے تمام خطوط نشر کر دیئے۔ (درست)

(د) مصنف مرید پور کا رہنے والا تھا۔ (درست)

(ہ) مرید پور کے لوگ مصنف سے حسد کرنے لگے تھے۔ (غلط)

(و) متحد قومیں ہی بام عروج حاصل کرتی ہیں۔ (درست)

(ز) ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ (غلط)

(ح) صدر جلسہ نے پرتپاک استقبال کیا۔ (درست)

(ط) مصنف نے انتہائی موثر تقریر کی۔ (غلط)

(ی) مصنف نے تقریر ختم کی تو لوگوں نے تعریف شروع کر دی۔ (غلط)

☆......☆......☆

سبق ''حاجی اورنگ زیب خان''

(مشتاق احمد یوسفی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قضیے	جھگڑے، تنازعے	چوب	لکڑی	گھاٹے	نقصان
تخمینے	اندازے	گرہ	اپنی طرف، جیب	عجلت	جلد بازی
ہتھیانا	چھیننا	آڑھتی	ایجنٹ	مدارات	خاطر تواضع
مجاور	جاروب کش	پنڈ چھڑانا	گلوخلاصی کرنا	انا	ضد، خودداری

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

استغراق	توجہ	سوغات	تحفہ	ڈہل جانا	گھبرا جانا
وجیہہ	حسین، خوبصورت	لغو	فضول	کلاہ	لنگی
طرّہ	شملہ	کاٹھی	ڈیل ڈول، جسم	تن وتوش	صحت، قوت
براؤن	خاکی	ہلال	پہلے دن کا چاند	اناردانہ	سرخ رنگ کا
ہچکولے کھانا	ہلنا جلنا	طلائی گھڑی	سونے کی گھڑی	پرخور	زیادہ کھانے والا
صریح	صاف	ہیئت کذائی	بری حالت	چلتا پھرت	چلنا پھرنا
ہنگام قتال	دوران جنگ	سپٹک	جراثیم زدہ	کلوروفارم	نشے کی دوائی
ڈھاٹا باندھنا	منہ بند کرنا	سوجھ بوجھ	بصیرت	منتہی	انتہا تک پہنچانا
ہرج	برائی	باؤٹا	تشنج، جھنڈا	فراڈ	دھوکہ
نوسرباز	دھوکے باز	جھمیلے	مصیبت	چق	پردہ
فراٹے سے	جلدی سے	باتمثال امر	حکم کے مطابق	ترنت	جلدی، فوراً
سلپ	چٹ	کاکروچ		عجلت	جلدی
حجت	عذر	پیچ	طرفداری، ضد، اصرار	آفتابہ	تانبے کا کوزہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

گرہ	اپنی طرف	ریہرسل	مشق	السر	زخم
چونچوں	تلخ باتوں	غنودگی	نیند، خمار	حجت	دلیل
انٹرول	وقفہ	پسر گئے	ڈٹ گئے	راڈرولا	تلخ کلامی
پوست	افیون	کھٹل	گانٹھ والا	کھٹل	کند
جھجت	زوال، جان سے جانا	تڑسے	جلدی سے	کابلی والا	سودخور
الارم	گھنٹی	سہم گئے	خوفزدہ ہو گئے	جوق در جوق	گروہ در گروہ
چھید	سوراخ	پنگ پانگ	ایک کھیل	اورلوڈنگ	زیادہ وزن
کلبلانا	تکلیف کی وجہ سے فریاد کرنا	چاندنی	تولائی پچھونا	ایچ پیچ	پیچیدگی
شاذونادر	کبھی کبھی	فرط سرور	زیادہ خوشی	مکرر	دوبارہ
درشت	سخت	دنگ رہ جانا	حیران ہونا	ترکے	وراثت
رسیا	شوقین	فیورٹ	پسندیدہ	ابر	بادل
شب ماہتاب	چاندنی رات	مکھڑا	چہرہ	الاپ	گانا
عشر عشیر	بہت کم	وصل	دیدار	ویٹ لفٹنگ	وزن اُٹھانا
مانقہ	گلے ملنا	Liplevel	ہونٹوں کے پاس	نیوٹن	مشہور سائنس دان
ڈکار	منہ سے آواز کیساتھ ہوا نکالنا	پالا پوسا	تربیت یافتہ	ہنوز	ابھی تک
منجملہ	بشمول	گھاگ	تجربہ کار	منہا کرکے	تفریق کرکے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کلیم	طلب	بارٹر	مال کے بدلے مال	وٹہ سٹہ	لڑکی کے بدلے لڑکی
بھونڈی	بیہودہ	برہانِ قاطع	قطعی دلیل	دکھیارے	مصیبت کے مارے
دلدر	خراب، بیکار	پھڈا	دھوکہ	بیروبنگاہ	بھیڑ، ہجوم
غنیم	دشمن	کراکرا ہونا	بدمزہ ہونا	دل پشوری کرنا	خوش رہنا
خودخرسند	خودخوش رہنا	چھلکا جانا	بھر جانا	دشنام	گالی

اہم عبارات کی تشریح

عبارت نمبر1:

خان صاحب وجیہہ اور بھاری جرکم آدمی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انگشت شہادت دوسری پور سے کٹی ہوئی۔

حوالہ متن:

یہ اقتباس مشتاق احمد یوسفی کے مزاحیہ مضمون ''حاجی اورنگ زیب خان'' سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق:

مشتاق احمد یوسفی نے اپنے دوست بشارت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس نے پشاور کے ایک لکڑی کے سوداگر حاجی اورنگ زیب خان سے عمارتی لکڑی خریدی تھی۔ جو بشارت نے سات ہزار روپے میں بیچی تھی۔ لیکن حاجی اورنگ زیب خان لکڑی کے نو ہزار پانچ سو تہتر روپے نو آنے اور تین پیسے طلب کر رہے تھے۔ اور ایک مدت تک حاجی صاحب اور بشارت کے درمیان اس رقم کے بارے میں خط و کتابت ہوتی رہی۔ ایک دن اچانک حاجی صاحب کراچی آدھمکے۔ اور بشارت کے مہمان بن گئے۔ دن بھر لکڑی کی رقم سے متعلق بحث مباحثہ کرتے ایک دوسرے کے ساتھ تلخ باتیں کرتے اور رات بشارت کے گھر میں گذارتے۔ بشارت اُن کی خوب خاطر مدارات کرتے۔ رات کے کھانے میں حلوہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ضرور طلب کرتے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ رات کو حلوہ نہ کھاؤں تو بزرگوں کی روحیں آ کر مجھے ڈانٹتی ہیں

خان صاحب خوش خوراک آدمی تھے۔ بشارت پشاور میں اُن کے ہاں مہمان رہے تھے۔ دسترخوان پر دنبے کی ران اور ٹانگ کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔

عبارت کی تشریح: خان صاحب خوبصورت اور حسین آدمی تھے۔ اس کا جسم بہت بھاری اور خوب صحت مند تھے۔ اس کی شخصیت ایسی تھی۔ کہ اس کی فضول اور بیہودہ بات بھی کافی وزن دار ہوتی تھی۔ ساڑھے چھ فٹ لمبا قد تھا۔ سر پر ایک بھاری پگڑی باندھتے تھے۔ جسکا طرّہ بہت لمبا تھا۔ پگڑی اور طرّے کو ملا کر اس کا قد ساڑھے سات فٹ سے زیادہ تھا۔ دیکھنے میں وہ آٹھ فٹ کے لگتے تھے۔ اس کی صحت قابل اشک تھی۔ ڈیل ڈول اور جسامت اتنی متناسب تھی۔ کہ اس کی عمر کا درست اندازہ لگانا مشکل تھا۔ اُن کی جسامت اور صحت مند بدن کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ بازوں والی کرسی پر بمشکل بیٹھ کر سما تو جاتے تھے۔ لیکن جب اُٹھتے تو کرسی بھی اُن کے ساتھ اُٹھ جاتی تھی۔ اور کرسی سے جان چھڑانا مشکل ہوتا تھا۔ خان صاحب کی مونچھیں سنہری تھیں۔ اور آنکھوں کا رنگ ہلکا براؤن تھا۔ اس کے بائیں اُخبار پر زخم کا نشان تھا۔ جو پہلی تاریخ کے چاند سے مشابہ تھا۔ اگر زخم کا یہ نشان نہ ہوتا۔ تو اس کا چہرہ ادھورا لگتا۔ اُن کی انگشت شہادت دوسری پور سے کٹی ہوئی تھی۔

عبارت نمبر2:

خان صاحب بشارت کو دن میں دو تین مرتبہ یہ دھمکی ضرور دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس کی شرافت اور پختو میں شبہ ہوگا۔

حوالہ متن:

یہ اقتباس مشتاق احمد یوسفی کے مزاحیہ مضمون ''حاجی اورنگ زیب خان'' سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق:

خان صاحب بینک سے روپیہ نکالتے وقت چیک پر انگوٹھا لگاتے تھے۔ لیکن جب اس کا بینک بیلنس ایک لاکھ ہوگیا۔ تو اُردو میں دستخط کرنے لگے۔ اس کا اکاؤنٹ مسلم کمرشل بینک میں تھا۔ اردو میں

www.perfect24u.com

دستخط کرنے والوں کو بینک میں یہ ضمانت دینی پڑتی تھی۔ کہ اگر اس کے نام سے جعلی چیک کیش ہو گیا۔ تو بینک ذمہ دار نہیں ہوگا۔ چنانچہ بینک منیجر مسٹر میکلین کے مشورہ سے خان صاحب نے انگریزی میں دستخط کرنا سیکھ لیا۔ اور منیجر صاحب کے روبرو دستخط کر کے دکھائے۔ جس کی اس نے تصدیق کی۔ کسی کو معاف کرنا اور سمجھوتہ کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ کہا کرتے تھے جو خون خرابہ کرنے سے پہلے راضی نامہ کرلے۔ اس شخص کیلئے پشتو زبان میں بہت برا لفظ ہے۔

عبارت کی تشریح: خان صاحب چونکہ اپنا قرضہ وصول کرنے کیلئے کراچی میں بشارت کے بن بلائے مہمان بنے ہوئے تھے۔ اسلئے وہ دن میں دو تین مرتبہ یا یاد دہانی ضرور کرتے تھے۔ کہ میں قرضہ وصول کئے بغیر نہیں ٹلوں گا اور دھمکی آمیز انداز میں کہتے۔ کہ مجھے تمہارا کوئی بہانہ منظور نہیں۔ میں اپنی ایک ایک پائی وصول کرونگا۔ اس کیلئے میں ایک سال تک تمہارا مہمان بننے کیلئے تیار ہوں۔ کبھی کبھی بشارت کے روبرو آداب میزبانی پر تبصرہ کر کے کہتے۔ کہ ہمارے قبائلی علاقے اور آپ کے آداب میزبانی میں بہت فرق ہے۔ ہمارے ہاں یہ دستور ہے۔ کہ آپ مہمان سے یہ بالکل نہیں پوچھ سکتے۔ کہ تم کب اپنے گھر جاؤ گے۔ اگر میزبان نے کبھی یہ غلطی کی۔ تو مہمان کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ میزبان کو قتل کردے۔ کیونکہ ایسے میزبان کیلئے پشتو میں بہت برا لفظ ہے۔ اور اگر مہمان میزبان کو معاف کردے۔ تو اس پر یہ شک کیا جاسکتا ہے۔ کہ مہمان شرفی آدمی نہیں ہے۔ اور اس میں پختو نوالی بھی نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

(الف) خان صاحب کس مقصد کیلئے کراچی آئے تھے۔

(ب) خان صاحب کی خوش خوراکی کا حال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(ج) بشارت نے خانصاب کے لکڑی میں کیا نقائص گنوائے۔

(د) بشارت اور خانصاحب کے درمیان تنازعہ کیسے طے ہوا۔

(ہ) خان صاحب نے حق مہر پانچ لاکھ کیوں رکھا۔

(و) خان صاحب نے اپنے خط میں کیا لکھا تھا۔

(ز) کابلی والی سے بشارت کا کیا مطلب تھا۔

(ح) خان صاحب نے وٹہ سٹہ کا کیا مفہوم بتایا۔

جواب:

(الف) خان صاحب نے بشارت کو پشاور سے لکڑی بھیجی تھی۔لکڑی میں نقصان اُٹھانے پر بشارت رقم بیجنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہے تھے۔اور لکڑی کے خراب ہونے کا عذر پیش کرتے تھے۔ بظاہر خان صاحب اس مقصد کیلئے کراچی آئے تھے۔کہ بشارت سے اپنا پیسہ پیسہ وصول کرے۔

(ب) خان صاحب بڑے خوش خوراک تھے۔گوشت کے سوا کچھ نہ کھاتے تھے رات کو حلوہ ضرور طلب کرتے تھے۔کھانے کے دوران پانی پیتے تھے۔اُن کا خیال تھا۔کہ پانی خواہ مخواہ جگہ گھیرتا ہے۔ دال کو ہندوں کا خوراک سمجھتے تھے۔اور سبزی کے متعلق کہتے تھے۔کہ یہ جانوروں کی حق تلفی ہے۔وہ کڑاہی گوشت کڑاہی بھر کے کھاتے تھے۔تیتر، بیڑ کی ہڈیوں اور مالٹے، سنگترے، انگور اور تربوز کو بیج اور ہڈیوں سمیت کھاتے تھے۔بیج تھوکنے کو زنانہ پن خیال کرتے تھے۔

(ج) بشارت نے لکڑی کے نقائص گنواتے ہوئے کہا۔کہ لکڑی داغی تھی۔اور اس میں گھن موجود تھے۔ نیز اس میں کیڑا پڑ گیا تھا۔اس کا سیزن بھی پورا نہیں ہوا تھا۔چرائی کے دوران تختوں میں بل موجود تھے۔

(د) ایک دن خانصاحب نے اچانک یہ تجویز پیش کی۔کہ بشارت کے پاس جو ناکارہ اور بیکار گاڑی کھڑی ہے۔وہ میرے حوالے کردے۔حساب بیباق ہوجائے۔تھوڑی سی بحث بحثی کے بعد بشارت اور خانصاحب کے درمیان معاملہ طے پا گیا۔اور اسی طرح یہ تنازعہ اختتام کو پہنچا۔

(ہ) خان صاحب نے اپنی نکاح کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا۔کہ نکاح کے وقت میرے سسرال والے ایک لاکھ روپے کے حق مہر پر مصر تھے۔جبکہ میرا ماموں پونے تین روپے شرعی مہر پر اصرار کر رہے تھے۔جب یہ تکرار بڑھی تو میں نے سہرا ہٹا کر کہا۔کہ میں پانچ لاکھ کا مہر باندھوں گا۔ماموں نے ڈانٹا تو میں نے جواب دیا۔کہ ایک لاکھ کے نادہندہ ہونے سے بہتر ہے پانچ لاکھ کا نادہندہ بنوں۔یہ

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

میرے ''پختو'' کا سوال ہے۔

(و) خان صاحب جب کراچی میں بشارت کے گھر میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد پشاور چلے گئے۔ تو اس نے پشاور سے بشارت کو خط لکھا۔ کہ کراچی آنے سے چند روز پہلے ڈاکٹروں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ تجھے جگر کی بیماری ہے۔ اسلئے ہمیشہ خوش رہا کر میں نے اس پر بہت سوچ بچا کیا۔ اور اس نتیجے پر پہنچا۔ کہ بشارت کے پاس کراچی چلنا چاہیے۔ وہاں چند دن ہنسی خوشی گذار لوں گا۔ لکڑی کی رقم کو بہانہ بنا کر میں آپ کا مہمان بنا رہا۔ اور اس تنازعے کو قصداً طول دیتا رہا۔ میرے وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچی ہوگی۔ دوران قیام میں نے اصل کہانی سے آپ کو آگاہ نہیں کیا تھا۔ جس سے صحبت کا مزہ خراب ہو جاتا۔ جتنے دن آپ کے ساتھ گذرے۔ اتنے دن میری زندگی بڑھ گئی۔ میری وجہ سے آپ کو جو تکلیف ہوئی۔ اس کی معافی مانگنا میں لکھنووالوں کی عادت سمجھتا ہوں۔ جو مجھ جیسے جاہل کیلئے ناممکن ہے۔

(ز) ''کابلی والا'' سے بشارت کا مطلب یہ تھا۔ کہ خانصاب بھی کابلی پٹھانوں کی طرح اصل رقم بمعہ سود وصول کرتا ہے۔ یعنی خان صاحب بھی سود خور ہے۔

(ح) جب بشارت نے خانصاب سے کہا۔ کہ آپ بزنس کر رہے ہیں یا بارٹر (Barter) تو خانصاحب نے بارٹر کا مفہوم پوچھا۔ طویل تشریح سن کر خان صاحب بولے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آپ وٹہ سٹہ کی بات کر رہے ہیں۔ وٹہ سٹہ سے خان صاحب کا مطلب تھا۔ لڑکی کے بدلے لڑکی دینا۔

سوال 2: خالی جگہ پر کریں۔

(الف) بشارت خانصاحب کے خلوص و مدارت کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھے۔

(ب) خانصاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بھاری بھرکم آدمی تھے۔

(ج) کلوروفارم سونگھنے کو مردوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے خلاف سمجھتے تھے۔

(د) اس جنگ میں فتح کس کی بھی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف سچائی ہوتی تھی۔

(ہ) وٹہ سٹہ میں ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ وہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں رہا۔

(و) خان صاحب نے منیزہ کو اس کی سالگرہ پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا تحفہ دیا۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جواب:

(الف) بشارت خانصاحب کے خلوص و مدارات کے **معترف** تھے۔

(ب) خان صاحب **وجیھہ** اور بھاری بھر کم آدمی تھے۔

(ج) کلوروفارم سونگھنے کو مردوں کی **شان** کے خلاف سمجھتے تھے۔

(د) اس جنگ میں فتح کس کی بھی ہو **شہید** صرف سچائی ہوتی تھی۔

(ہ) وٹہ سٹہ میں ہر فریق یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ **گھاٹے** میں رہا۔

(و) خان صاحب نے منیزہ کو اس کی سالگرہ پر **پانچ سو روپے** کا تحفہ دیا۔

سوال 3: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) اس کے دسترخوان پر کبھی سبزی یا مچھلی نہیں دیکھی۔ جس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ بینگن مچھلی کی ٹانگیں نہیں ہوتیں۔

(ب) یہ آپ دن بھر آداب عرض یا آداب عرض! تسلیمات عرض ہے، کیا کرتے ہیں۔ کیا السلام علیکم سے لوگ برامان جائیں گے۔

(ج) اس بیماری کا خانہ خراب ہو۔ عمر کا پیمانہ لبریز ہونے سے پہلے چھلکا جا رہا ہے۔

(د) ہنگام قتال اگر وہ صرف اس پر گرتے۔ تو وہ پانی بھی نہ مانگتا۔ ہاتھ پاؤں مارے بغیر وہیں دم گھٹ کے ڈھیر ہو جاتا۔

جواب:

(الف) بشارت کا کہنا تھا۔ کہ خانصاحب کے دسترخوان پر میں نے کبھی مچھلی اور سبزی نہیں دیکھی تھی۔ وہ صرف گوشت کھاتے تھے۔ اور وہ بھی صرف اُن جانوروں کا جنکی ٹانگیں اور ران ہوتے تھے۔ مچھلی اور بینگن کی ٹانگیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے وہ بغیر ٹانگوں والی چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔

(ب) لکھنو والوں کی طرح بشارت کی عادت تھی۔ کہ وہ سلام و دُعا کیلئے ہر وقت ''آداب عرض'' اور ''تسلیمات عرض ہے'' جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ایک دن خان صاحب نے اسے ٹوکا۔ اور کہا۔ کہ ان الفاظ کے بجائے اگر آپ سیدھا سادھا ''السلام علیکم'' کہیں۔ تو کیا لوگ ناراض ہو جائیں گے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(ج) خان صاحب جگر کی بیماری میں مبتلا تھے۔ جس کے لئے ہر وقت خوش وخرم رہنا ضروری تھا۔ خان صاحب نے بشارت کو خط میں لکھا۔ اس بیماری کا خانہ خراب ہو۔ عمر کا پیمانہ لبریز ہونے سے پہلے چھلکا جارہا ہے۔ ٹھیک طرح سے کھانس بھی نہیں سکتا۔ سانس اُکھڑ جاتی ہے۔

(د) خان صاحب خاصے صحت مند تھے۔ اور اتنے بھاری بھر کم ہے۔ اور وزن اتنا زیادہ تھا۔ کہ جھگڑے کے دوران اگر وہ صرف اپنے دشمن پر گرتے۔ تو وہ پانی نہ مانگتا۔ اور اس کے بھاری جسم کے نیچے ہاتھ پاؤں مارے بغیر وہیں دم گھٹا کے مرجاتا۔

سوال 4: خان صاحب کے کردار پر ایک مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب:

خان اورنگ زیب خان لکڑی کے سوداگر تھے۔ پاکستان کے مختلف حصوں کو عمارتی لکڑی سپلائی کرتے تھے۔ وہ ایک بااُصول انسان تھے۔ بیوپار میں بہت کھرے اور ایماندار تھے۔ جھوٹ کبھی نہیں بولتے تھے۔ اُس کی ہر بات صاف اور واضح ہوتی تھی۔ عہد اور وعدے کا پابند تھے۔ کاروباری معاملات میں ہیرا پھیری نہیں کرتے تھے۔ کاروباری اصولوں سے اچھی طرح باخبر تھے۔ اور اس کی پابندی کرتے تھے۔ غیرت مند پختون اور خوددار انسان تھے۔ اپنی غیرت اور پختو پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرتے تھے۔ جو بھی اس کے سامنے غلط بات منہ سے نکالتا۔ یا اچھی حرکت کرتا۔ اسے ٹوکتے اور جھڑکتے تھے۔ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ نڈر اور بہادر انسان تھے۔ دوستوں کے دوست اور یاروں کے یار تھے ایک طرف بشارت کو کاروباری معاملے میں کسی قسم کی ڈیل دینے کو تیار نہ تھے۔ اور اس کے ساتھ ایک ایک پائی کا حساب کرتے تھے۔ لیکن محبت اور پاسداری کا یہ عالم تھا۔ کہ بشارت کے دشمن کا خون بہانے کو ہر وقت تیار تھا۔ ایک ایسپائز انسپکٹر چار سال قبل بشارت سے دس ہزار کی لکڑی خرید کر رقم دبائے بیٹھا تھا۔ خان صاحب کو پتہ چلا۔ تو دوسرے دن رات کو انسپکٹر کے گھر پہنچ گئے۔ اور انسپکٹر کے گھر میں اپنے باڈی گارڈ سمیت وہ اودھم مچادی۔ کہ انسپکٹر نے مجبوراً دس ہزار روپے اس کے ہاتھ پر رکھوئے جو اس نے رات بارہ بجے لاکر بشارت کے حوالے کئے۔

خود مہمان نواز تھے۔ مہمانوں پر جان چھڑکتے تھے۔ اُن کی خاطر مدارات میں کوئی کسر اُٹھا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

نہیں رکھتے تھے۔اور دوسروں کی میزبانی سے بھی لطف اندوز ہوتے تھے۔دشمن کو معاف کرنا اور اُس کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے سخت مخالف تھے۔

سوال5:اس مضمون کے حوالے سے مشتاق احمد یوسفی کے طرز تحریر پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: مشتاق احمد یوسفی کا طرزِ تحریر سادہ اور رواں ہے۔زبان عام فہم ہے۔پڑھتے وقت قاری کسی قسم کی دشواری محسوس نہیں کرتا۔انگریزی کا کوئی لفظ یا کوئی اردو کا مشکل لفظ جب استعمال کرتے ہیں۔تو اپنے مضمون ہی میں اس کی وضاحت کرتے ہیں۔اور قاری کو پہیلیاں بوجھنے پر مجبور نہیں کرتا۔الفاظ کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرتا ہے۔کہ اس سے خود بخود فراح پیدا ہو جاتی ہے۔اور قاری کے لبوں پر پڑھنے کے دوران ہنسی بکھیرتا ہے۔اسے سماجی شعور کا گہرا تجربہ ہے۔اس کی تحریریں انسان کو مسکرانے پر مجبور کرتی ہیں۔اردو زبان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں کیلئے اُن کا مخصوص زبان استعمال کرتے ہیں۔وہ خالص مزاح نگار ہیں۔اُن کی تحریروں میں طنز کے نشتر موجود نہیں۔وہ کسی کا دل نہیں دکھاتے خود ہنستے ہیں۔دوسروں کو ہنساتے ہیں۔وہ ایسے موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں۔جو بہت حقیر اور نا قابلِ توجہ سمجھا جاتا ہے۔

سوال6:تابع جملوں کی قسم "وصفی" پر مشتمل پانچ جملے لکھیں۔

جواب:

(۱) خدا کرے میں پاس ہو جاؤں۔

(۲) بچوں کو نہ ڈانٹو کہیں ایسا نہ ہو۔اُن کا دل ٹوٹ جائے۔

(۳) اس نے میری مدد کی۔کیونکہ وہ میرا دوست ہے۔

(۴) اللہ کرے بے ہوش ہو جائے۔

(۵) وہ خاموش لیٹا ہے۔اسلئے کہ وہ بیمار ہے۔

سوال7:درج ذیل الفاظ پر دیئے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

بکری(مویشی)　　بکری(فروخت)　　جلانا(آگ میں ڈالنا)　جلانا(زندہ کرنا)

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جو (نہر)　　جو (غلہ)　　وتر (نماز)　　وتر (مثلث)

جواب: جُوْ (نہر،ندی)　　جَوْ (غلہ)　　وِتَرْ (نماز)　　وَتَرْ (مثلث)

بَکْرِیْ (مویشی)　　بِکْرِیْ (فروخت)　　جَلَانَا (آگ میں ڈالنا)

جِلَانَا (زندہ کرنا)

سوال 8: درج ذیل محاورات اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

زمین میں گڑ جانا ، آسمان ٹوٹ پڑنا ، ہوائی قلعے بنانا ، چراغ سحر ہونا ، طوطا چشمی کرنا

اینٹ سے اینٹ بجانا ، نشہ ہرن ہونا ، کاغذ کے گھوڑے دوڑانا ، ناکوں چنے چبوانا،

پہاڑ ٹوٹ پڑنا ، آٹھ آٹھ آنسو رونا ، تین حرف بھیجنا

جواب:

زمین میں گڑ جانا	جب باپ نے بیٹے کے فیل ہونے کی خبر سنی۔ تو شرم کے مارے زمین میں گڑ گیا۔
آسمان ٹوٹ پڑنا	والدہ کے وفات پا جانے پر بیچاری عذرا پر آسمان ٹوٹ پڑا۔
ہوائی قلعے بنانا	بعض لوگ بیکار بیٹھے رہتے ہیں۔ اور ہوائی قلعے بناتے رہتے ہیں۔
چراغ سحر جانا	میرا کیا! میں تو چراغ سحر ہوں۔ آج یا کل بجھ جاؤں گا۔
طوطا چشمی کرنا	مطلب پرست لوگ مطلب نکالنے کے بعد طوطا چشمی سے کام لیتے ہیں۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	نادر شاہ افشار نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔
نشہ ہرن ہونا	حارث کلاس میں ایک لڑکے کو مار رہا تھا۔ استاد کو دیکھتے ہی اسکا نشہ ہرن ہوگیا۔
کاغذ کے گھوڑے دوڑانا	بعض لوگ کاغذ کے گھوڑے دوڑا کر دوسروں پر رعب جماتے ہیں۔
ناکوں چنے چبوانا	سخت گیر افسران ماتحتوں کو ناکوں چنے چبواتے ہیں۔
پہاڑ ٹوٹ پڑنا	بیٹے کی موت کا سن کر ماں پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا	بے نظیر بھٹو کی موت کا سن کر دوست اور دشمن سب آٹھ آٹھ آنسو روئے۔
تین حرف بھیجنا	میں بے ایمان اور خود غرض لوگوں پر تین حرف بھیجتا ہوں۔

www.perfect24u.com